بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مثنوی حسرت افزا
مع
عجائبات حسن خاتم
مطبع نامی منشی نولکشور میں بقطع متوسط مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب وہ خالقِ ارض و سما ہے
کہ جسکا وصف لا احصی ثنا ہے

ہوا منظور جب اظہار اپنا
زبیچونی برنگ چون دکھانا

محمد کا بنایا نور پہلے
لیا پھر کاف و نون کو نور کل سے

کیا دو حرف سے کونین پیدا
نہین او سمین گند چون و چرا کا

شہ لولاک ختم الانبیا ہین
محمد مصطفے نور خدا ہین

سبب سایہ نہونے کا یہی تھا
کہ تھا نورٌ علے نورٍ سراپا

درودم بیحد و بیعد سلامت
برو بر آل و اصحابش تمامست

سنو عرض امانت کا اشارا
اوٹھا و بار عشق و عاشقی کا

تہ و بالا زمین و آسمان تھے
تحمل سے اوسکے کوہ لرزے

بشر نادان ظلوم بیخبر نے
دہرا اسپر شرابِ عشق پی کے

دیکھا یا لالا بالی رنگ اوسکا | کیا اظہار صدق و فسق اپنا
زدریا موج گوناگون برآمد | دل عاشق برنگ خون برآمد
کہین معشوق صادق عشق صادق | کہین معشوق فاسق عشق فاسق
کہین معشوق عاشق رنگ خادم | کہین عشق مجازی کے لوازم
کہین عشق حقیقی انبیا سا | کہین عشق بتان کا شور و غوغا
کہین دیدار امین کی تعلی | کہین تھی لن ترانی کی تجلی
کہین معراج مین تھا قرب ایسا | کہ جیسے قاب قوسین اوادنا
کہین مشہور محبوب خدا تھے | شفیع المذنبین روز جزا تھے
کہین اون پر فدا کی جان و تن تھے | حبش سے روم سے بصری یمن کے
کہین تھا یوسف کنعان زلیخا | عزیز مصر کا مشہور قصا
کہین لیلا و مجنون ہیر رانجھا | کہین وامق کہین معشوق عذرا
کہین فرہاد و شیرین عشق گگین | کہین تھا ماجرای جوی شیرین
کہین تھا شور سرداری برابر | کہین تھی ذلت و خواری سراسر
کہین دلسوز الفت کا اثر تھا | کہین دل سخت مانند حجر تھا
کہین ظالم کہین مظلوم عاشق | کہین خرم کہین مغموم عاشق
کہین شادان کہین نالان شب و روز | کہین خندان کہین گریان شب و روز
کسی کو دی وہ صورت صورت گل | رہوا آشفتہ کوئی مثل بلبل

کسی کے عشق مین کوئی گرفتار ۔ محبت مین اوسی کے ہو وہ بیمار
کسیکو عشق نیکی کا شب و روز ۔ کسیکو عشق بدکاری جگرسوز
کہین بیدرد بابا ہے ستمگر ۔ کہین بے رحم مادر ہے سراسر
چنانچہ ایک قصہ اب سنا ہی ۔ اوسی کو نظم اردو مین کیا ہی

سبب نظم

ہوئی احباب کی اکثر جو صحبت ۔ ہوا ہر طور سے ذکر محبت
کسی نے حال ماضی کا کہا کچھ ۔ کسی سے حال کا قصہ سنا کچھ
غرض تازہ حکایت مکر و فن کی ۔ کسی نے کی روایت ایک زن کی
ہوا جب گوش زد قصہ وہ سارا ۔ ہوا تحریر کے اوسکے یہ چرچا
مسلسل نثر مین مرغوب ہوگا ۔ اگر منظوم ہو تو خوب ہوگا
بایمائی صداقت کیش احباب ۔ بفرمان وفا اندیش احباب
کیا منظوم مین نے حال زن کا ۔ ہوا مشہور قصہ حیرت افزا

آغاز قصہ

عجب حیرت فزا یہ داستان ہی ۔ لگا کے دل سنو تازہ بیان ہی
سراپا درد و حسرت سے بھرا ہے ۔ محیط شور افزا ماجرا ہے
سنا ہے ایک مرد نیک سیرت ۔ ہمیشہ شہر کلکتہ سکونت
بہت مشہور تھا وہ خانسامان ۔ ملازم تھا کسی کا اہل ایمان

نہایت خوبصورت زوجہ اوسکی / پہ تھی پاکیزہ و لیکن بدسیر تھی
اوسی سے ایک تھا فرزند اوسکا / بہت اچھا پرستار و پیارا
غرض اوس بدسیر کا دل ہرایا / ہوا تھا مبتلا اک نوجوان کا
نہین تھا چین اوسکو ایک دم بھر / بغیر اوسکے رہا کرتی وہ مضطر
نکل جاتا وہ گھر سے جب یہان کو / بلاتی بدسیر تھی نوجوان کو
گذرتا نوکری مین دن میان کا / پہنچ شام کو گھر مین وہ آتا
شراب فسق پیتی ساتھ اوسکے / جگرا پیا وہ بیٹی ساتھ اوسکے
قضارا ایک دن اوسکے پسر نے / کہا رو رو کے تجھسے جلد آکے
وہ تجھ سنبھلا سکے اوٹھی بدکارہ و بیر / نہین ہوئی بھی سے جا کہین تر
ارے کمبخت باہر جا یہان سے / خدا تمکو اوٹھا لے اس جہان سے
لگا کہنے وہ لڑکا ہاے اماں / اگر روئی زندگی تو مجھے یان
کہون گا حال تیرا سب پدر سے / نکالے گا تجھے آکے وہ گھر سے
کہا پھر طیش کھا اوسنے کہ مردود / نہ چھوڑونگی تجھے دنیا مین موجود
اگر تو باپ سے اپنے کہے گا / بھلا تو جان سے زندہ رہیگا
کلیجا ذبح کر تیرا نکالون / پکا کے باپ کو تیرے کھلاؤن
یہ سن بھوکا پیاسا جیسا تھا یون / نکل آیا وہ گھر سے باصد افسوس
گذارا دن تمامی اوس الم مین / نہایت درد و سختی رنج و غم مین

جب آیا شام کو اوس روز بابا ۔۔۔ کہا اوس نے وہ سب احوال سارا

سُنا احوال اوس نے ننگ ناموس ۔۔۔ کہا جا کے یہ بی بی سے کہ افسوس

تری آئی اجل کیا ماجرا ہے ۔۔۔ اری شیطان گھیری کیا ہوا ہے

کہان سے کون آتا ہے بتا تو ۔۔۔ کسی سے کیا ہوئی ہے مبتلا تو

اوسی کے ساتھہ دن تیرا ہمیشا ۔۔۔ مجسم عیش و طرب ہی ہے گذرتا

ترا احوال تیرا مین کرون گا ۔۔۔ کسی سے حال جو ایسا سنون گا

لگی کہنے کہ جھوٹا ہے وہ لڑکا ۔۔۔ کہا ہے حال اوس نے جو کہ ایسا

لڑکین مین نہین ہوتی صداقت ۔۔۔ نہین یہ بات رکھتی کچھہ حقیقت

تمہاری ہے فقط یہ بد گمانی ۔۔۔ نہین سنتی تمہاری مین کہانی

کہ مرد اجنبی گھر مین بلاؤن ۔۔۔ سوا تیرے کسیکو منہ دکھاؤن

لگاؤن آگ تیرے اس ہنسی کو ۔۔۔ کسیکے ساتھہ مین بیٹھون خوشی ہو

اری نادان یہ کیا تجکو ہوا ہے ۔۔۔ کہ لڑکون کا سخن تو نے سنا ہے

خدا شاہد مرے اقوال کا ہے ۔۔۔ خدا عالم مرے افعال کا ہے

لیا دل ہاتھہ مین باتین بنا کے ۔۔۔ کیا ٹھنڈا ہا اوسے تسکین دیکے

ولیکن کید زن سے تھا نہ ماہر ۔۔۔ کہ ہے قرآن مین کید کن ظاہر

چنانچہ ترجمہ اوسکا کیا ہے ۔۔۔ کسی نے فارسی مین یون لکھا ہے

ز کید زن دل مردان دو نیم است ۔۔۔ زنان را کیدہای بس عظیم است

رہا سب حال پوشیدہ اوسی طور
ہوا ظاہر نہ ہرگز بس کسی طور

وہی ساقی وہی محفل وہی رنگ
وہی عادت وہی خصلت وہی ڈھنگ

وہ کالا منہ کیا کرتی ہمیشا
بلا کے یار سے پوشیدہ اپنا

نہ اوسکو خوف تھا روزِ جزا کا
نہ مطلق ڈر عزیز و اقربا کا

مگر دل مین خیال اوسکا جما تھا
کہا تھا جو پسر نے حال اوسکا

اوسی دن سے نہایت تھی وہ بدظن
کیا کرتی وہ فکر قتل و کشتن

دیا فرزند کو چند سے بہلاوا
کیا اک روز اوسنے قتل اسکا

کیا ہیہات کیسا بے خطر ہو
تصدق یار پر اپنے پسر کو

جگر اوسکا نکالا کر شکم چاک
اوسے پھر خوب پانی ہی کیا پاک

لپیٹی بوری مین لاش اوسکی
کسی جا ایک موقع سے چھپائی

بیان بی مصری مادر

عجائب عشق کا یہ ماجرا ہے
نہ الفت ماکو بیٹے سے ذرا ہے

بہت مشہور ہے ماکی محبت
فزوں ہے باپ کے نسبت نہایت

کیا کیونکر حلال اپنے پسر کو
نکالا کس طرح اوسکے جگر کو

وہ سینہ پر چڑہی کس طرح اوسکے
ہوا کیونکر شکم چیر اچھری سے

اوسے مانند غیروں کے نہ پایا
ترحم یا خدا اسے وای ویلا

نہ خون مادری نے جوش مارا
محبت نے کیا ایسا کنارا

نہ خوف اوسنے کیا روز جزا سے
کہ کیا اوسکی سزا ہوگی خدا سے

بیان آمدن شوہر حسینہ اور پرسیدن پسر

سنو جب باپ آیا لوگہی سے
فراغت سے وہ بیٹھا خوشی سے

نہ دیکھا جبکہ اوس لخت جگر کو
لگا وہ پوچھنے نور نظر کو

کہا اوسنے کہ لڑکا کھیلنے کو
کہیں باہر گیا ہے وہ ابھی تو

یہ سنتے ہی گیا باہر اک عبا
پھرا بچین جب اوسکو نہ پایا

کہا پھر مکر سے لڑکا تمہارا
گیا گھر مین وہ ماموں کو کھلنڈرا

یہان بیٹھو تم آؤ کھاؤ کھانا
کہا مجبور ہوکے لاؤ کھانا

وہی پختہ جگر اوسکا وہ لائی
رکابی ایک اوسکی تھی لگائی

خیال آیا یکایک پھر یہ اوسکو
گیا شاید کہ ماموں کی وہ گھر ہو

وہان جاکے دل پژمردہ بچین
کیا دریافت حال قرۃ العین

کہا سب نے کہ وہ دلبر تمہارا
کئی دن سے نہین آیا پیارا

وہانسے رنج و غم مین خستہ تن یار
پھرا افسردہ دل مانند بیمار

ہوئی دلکو خبر از عالم غیب
کیا ہے قتل لڑکے کو بلا ریب

تلاش اوسنے کیا ہر چند گھر مین
نپایا کچھ پتا دیوار و در مین

کیا جاکے یہی حاکم سے اظہار
وہان سے آئی بر قید از ہشیار

بیان قید شدن زن و افسوس خلائق

کیا زن کو مقید پھر سبھوں نے | نکالا ڈھونڈھ کے لاشہ وہاں سے
وہ لاشہ اور وہ تختہ کلیجا | گیا حکام کے آگے پسر کا
خدایا کیا غضب ٹوٹا زمین پر | کہ بیٹے پر ہوئی مادر ستمگر
عجب محشر بپا اودھم ہوا تھا | کہ تھا شور قیامت کا نمونا
کسی نے پیٹا سر کو زانوؤں کو | بنایا خون رو رو آنسوؤں کو
کسی نے نوچ منہ کو کوٹ چھاتی | نہایت شور سے ہی ہی مچائی
کسی نے سر کھسوٹا ہای وہو کی | کسی نے دانت مین اونگلی دبائی
کہین سکتہ زدہ بیہوش کوئی | کہین حیرت زدہ خاموش کوئی
سبھی تصویر کی صورت نمودار | کھڑے بیحس و بیجنبش مثل دیوار
کیا تحقیق حاکم نے مفصل | ہوا سب کشف جو تھی وہ مہمل
ہوا پھر بعد اوسکے حکم آئین | شہیدون کی کرو تجہیز و تکفین
عزیز و اقربا نے دوستون نے | کیا مدفون اوسکو چشم تر سے
وہان زن قیدخانہ مین رہی قید | بھلا سلئے سب چلتر اور سب کید

بیان تجویز سزا

ہوا ایک ہفتہ آپس مین یہ چرچا | کہ اس زن کو سزا اسکی سلے کیا
ہوا جب معرکہ آرا یہ شورا | کہا ہر ایک نے دل مین جو آیا
صلاح وقت سے سوجھا کسیکو | کہ دو پھانسی اسے سولی چڑھا دو

عقول فلسفی سے جب کسی نے ۔ بتایا قتل گہ مین مار ڈالے
فلاطونی یہی تدبیر سوچا ۔ کہ کھینچو پوست اسکا سب سراپا
پھرو بس کمال ہین تشہیر کردو ۔ کہ تا عبرت رہے ہر ایک تن کو
رسائی فکر کامل یون کسیکی ۔ کہ ہو میدان مین اب سنگساری
نظر تین تیز عقلون کے یہی تھا ۔ کہ تیرون سے مشبک ہووے ایا
کسی نے عقل سے یہ فکر کی تھی ۔ کرو آماج گاہ تیر و گولی
کسیکی عقل کافی اس بنا کو ۔ کھڑا کر توپ سے اسکو اڑاؤ
لگا اس طور کہنے بعض دانا ۔ سزا اسکی کرو در گور جیتا
کسی نے فکر سے لینے یہ سوچا ۔ سزا فی الفور ہو اسکی یہی جا
برہنہ تن کرو سر کو منڈاؤ ۔ سیہ رو کو گدھے پر پھر چڑھاؤ
تمامی شہر مین دو چار دن تک ۔ پھراؤ تاکہ دیکھی اسکو ہر ایک
کسی فرزانہ نے یہ گفتگو کی ۔ کہ ہمنے ایک نئی تدبیر سوجھی
کہ اسکا پاؤن ہاتھی سے بندھا کے ۔ سر بازار کھینچے در بدر کھسیٹے
یہی ہر ایک نے ہر طور سوچا ۔ ہوا انجام اسپر مصلحت کا
کہ اسپر چھوڑ دے کتی شکاری ۔ کرین تا خوب ہی اسکی وہ خواری
ہوا میدان قلعہ کا مقرر ۔ دو شنبہ دن مہینا تھا ستمبر
ہوئی تاریخ پندرھوین اسیکی ۔ سن اٹھارہ سو باسٹھ مسیحی

پیادوں سے لیگئے اوسکو پیادا — سزائی یا عزا کا تھا تماشا
سگان تیز دندان حملہ آور — کئی اقسام کے چھوٹے برابر
کسی ہالکارہ پر گلڈا تک جھپٹا — کسی للکار پر تازی بچہ تھا
اشارہ سے کبھی خندہ سگ سیر — کبھی تازہ ولایت کی ہوئی فیر
کنایہ پر سگ پیکے تھا شکارے — کبھی وحشت بھرا دوڑا پہاڑی
لگئے جیون شیر صحرائی بہبکتے — گئے عف عف کنان ڈپٹے لپکتے
کہون مین ماجرا اوسکا کیا — برا احوال کتون نے کیا تھا
اوڑائین بوٹیان ہر عضو تن کو — جھنجھوڑا نوچ کہایا تن بدن کو
کسی نے سر وبوجا ہاتھ کہینچا — کسی نے ٹانگ پکڑی دہر گہسیٹا
کسی نے زور سی سینہ کو پہاڑا — کسی نے سر کیا اوسکا دوپارا
جدا تن سے کیا ہر ایک اعضا — دیا سنہ مین ہر اک نے لیکے بہاگا
مٹایا نام ہستی کا یہان تک — نپایا جو لصورت کا نشان تک
بدی کا ایک دن انجام ہے — جزائے نیک نیکی کی سند ہے
ہوا تھا بیجیا سے کام جیسا — سزا اوسکا بہی ہوا انجام ویسا
سن تالیف کا جب وقت آیا — خیالی بحر مین غوطہ لگایا
ہجوم فکر کچھ مجہبہ ہو تہا — رکھا تھا ہاتھ سر پر حیرت افزا
کہ ناگہ یون ندا از غیب پہونچی — کہ ہہنی خوب ہی تاریخ سوچی

دل افسردہ حیرت سے نکالو ۔ نئے مضمون سے یہ حال لکھو

کیا جسوقت چھاپہ کا سرانجام ۔ ہوا تاریخ کا اوسکی یہ پیغام

ہر اک مشتاق سن سن کے یہ کہتا ۔ کہو تو داستان حیرت افزا ۱۲۷۹ھ

بس اب خاموش ہو قاسم کہ اچھا ۔ نہین طول سخن بہتر زیادا

اوٹھا کے ہاتھ کو اپنے دعا کر ۔ بدرگاہ خدای لطف گستر

کہ ای غفار اوسکو بخشیو تو ۔ شہیدون کے مراتب بھیجیو تو

طفیل مصطفی کے پنجتن کے ۔ خطائین عاصیون کے عفو کردے

تمام شد قصہ حیرت افزا

سدا ظلم ہمپر کیا کیجئی گا ۔ وفا رحم بھی کچھ ذرا کیجئے گا

مین ہر روز لاؤن خیال کہان سے ۔ جو آپ اوسکو دم مین لیا کیجئے گا

یہ کیون تیغ ابرو پہ وسمہ کشی ہے ۔ مگر سر کسی کا جدا کیجئے گا

شب وصل مین مینے بوسہ جو مانگا ۔ کہا پھر نہ کہنا خطا کیجئے گا

ڈراتے ہو کیون تیغ ابرو ہی ہمکو ۔ جو عاشق نہون گے تو کیا کیجئے گا

حقیقت جدائی کی معلوم ہوگی ۔ اگر دل کسی پر فدا کیجئے گا

لیا ایک بوسہ ہے تو آپ بھی لین ۔ خطا ایک کی دو سزا کیجئے گا

یہ غمزہ کرشمہ ادا ناز صاحب ۔ جو عاشق ہون ایسی کیا کیجئے گا

یقین ہے یہ قاسم کبھی آپ ایسی ۔ نہ سہوا کبھی ہرگز وفا کیجئے گا

کاری ہے زخم تیر و سنان سے زیادہ تر
مژگان کو اپنے آپ نہ جنبش مین لائیے

تیغ دو دم کا پھر ہمین زخمی بنائیے
سرمہ کشیدہ آنکھ ہمین پھر دکھائیے

تیغ دو دم کا کاٹ ہے دنبالہ سیاہ
سرمہ لگا کے یار نہ آنکھین دکھائیے

ہر روز وعدہ کرتے ہو آتے کبھی نہین
قاسم کے سر کی آپ قسم اب نہ کھائیے

تجسا جہان مین اور کوئی مہ جبین نہین
آدم نہین پری نہین اور حور عین نہین

کس نا روا ہی تجکو سلیمان دلبران
کیا مالک دلبری ترے زیر نگین نہین

دیکھا کبھی نہ آنکھ اوٹھا کر مری طرف
کیونکر کہون کہ آنکھ تری شرمگین نہین

شرم و حیا کو دور کرو آؤ سامنے
شیوہ ہے حور تو نکلا تو پردہ نشین نہین

کہتا ہون جب مین بیٹھنے کو کیا غضب ہے
کہتا ہی ناخوشی سے تو ہر دم نہین نہین

یکتا ہے گرچہ چین مین لیکن بکر غرور
یہ طور کاملین مین دیکھا کہین نہین

تیری شب فراق مین اے یار خوش نظر
آہ و غم و الم کے سوا ہمنشین نہین

بعد از فنا بھی کیجیو یار و مرا مزار
بہتر تو کوی یار سے کوئی زمین نہین

الفت مین تیرے مر گئی صد ہا ہجان زار
قاسم مجھے یہ عشق مین ہرگز یقین نہین

دل دیا جسکو وہ دلبر اور ہے
جان کا خواہان ستمگر اور ہے

رہنما ظاہر سے کچھ مطلب نہین
عشق کی منزل کا رہبر اور ہے

ہو مبارک وصل عدو کا رقیب — اپنی قسمت کا تو اختر اور ہے

مین ہوا مجروح جسکے زخم سے — وہ سنان و تیر و خنجر اور ہے

اپنے نالون سے نہین نسبت ہی کچھ — اوسکے آگے شور محشر اور ہے

ہو رسائی یار تک میری کہان — اوسکی نظرون مین تو اکثر اور ہے

اندنون قاسم حقیقت کیا کہون
وہ گذشتہ حال ابتر اور ہے

جب سے دوری ہوئی تمہاری ہے — بیقراری ہے بیقراری ہے

روز و شب تیری ہی تصور مین — آہ و زاری ہے آہ و زاری ہے

لاو تشریف جلد اے صاحب — انتظاری ہے انتظاری ہے

رات دن ملک ہر گھڑی ہر دم — یادگاری ہے یادگاری ہے

رو ہی خندانکے دہیان مین ہر شب — اشکباری ہے اشکباری ہے

مبتلا عشق مین ہوا جب سے — غمگساری ہے غمگساری ہے

نہ تو جیتا ہون مین نہ مرتا ہون — دم شماری ہے دم شماری ہے

تیری الفت مین اے ستم ایجاد — جان سپاری ہے جان سپاری ہے

رحم کر تیرے آگے قاسم کو
انکساری ہے انکساری ہے

وہ لکھ تیغ جو آتا ہے اوسے آنے دو — خوف مطلق نکرو جان کو تم جانے دو

ناصح سنتے ہیں ہمکو نہ مانع ہو نصیحت نکرو
ہم جو کھاتے ہیں سدا غم تو ہمیں کھانے دو

یار یہ ہر دم سے کہتے ہیں غم سے رہائی ہوگی
کچھ نہ تدبیر کرو جینے کی مر جانے دو

رخ تاباں کی طپش زلف سے رکجانے دو
گرد خورشید کے بدلی کو ذرا آنے دو

بال الجھے ہیں ترے دل ہے پریشان میرا
بیٹھو تم پاس مرے زلف کو سلجھانے دو

ٹھہرو صاحب ابھی جانے کا ارادہ نکرو
بد نظر بیٹھے ہیں رستے میں انہیں جانے دو

نیم جان کرکے وہ قاسم کو یہی کہتا ہے
شور کرتا ہے اگر درد سے چلانے دو

اے یار ترے طالب دیدار ہمیں ہیں
الفت میں ترے تا نہ گرفتار ہمیں ہیں

بازار میں خوبی کے ترے یوسف ثانی
نقد دل و ایمان سے خریدار ہمیں ہیں

اک دو ہی نہیں بلکہ ہزاروں ہیں [illegible]
یاروں میں ترے یار وفادار ہمیں ہیں

ہر وقت [illegible]
کیا تیرے حضوری میں گنہگار ہمیں ہیں

سمجھا نہ پھنسا کوئی ترے دام بلا [illegible]
دن رات محبت میں گرفتار ہمیں ہیں

ہے کون ترے عشق میں پامال ستم [illegible]
دیدار و کہائے تو سزاوار ہمیں ہیں

کیا تجھکو نہیں حال سے قاسم کے خبر ہے
بیٹھے ہوئے [illegible] پس دیوار ہمیں ہیں

کیا حال کہوں یار ترے جلوہ گری کا
جو حسن ہے تیرا وہ نہیں حور و پری کا

[illegible]
آنکھوں میں کرشمہ ہے تری جادوگری کا

جس طرف گئی تیری نگہ ناز و ادا سے
عالم میں ہوا شور و فغان نوحہ گری کا

بیقدر گہر کو کیا انھون نے وہ لب دیکھ
اظہار کیا لعل نے خون جگری کا

لب بند ہے طوطی ترے گفتار کے آگے
نکلے ہے ترے چال پہ دم کبک دری کا

شب دیکھ ترے چہرۂ خورشید کو تابان
خاموش ہوا نور چراغ قمری کا

سردار حسینونکا ہوا کج کلہی میں
دعوا نہیں باطل ہے ترا تاجوری کا

جو آکے ترے دام محبت میں ہوا قید
پھر دغدغہ دن رات گیا دربدری کا

کچھ اندنون سختی ہی ترے دلمیں سمائی
یا حال ہے آہون میں مرے بے اثری کا

دی حسن کی دولت تجھے کیا خوب خدا نے
چرچا ہے ہر اک جا پہ ترے عشوہ گری کا

کرتا میں مقید تجھے اس خانۂ دل میں
ہوتا جو میں حاکم کہیں خشکی و تری کا

الفت میں ترے ایسا میں دیوانہ ہوا ہون
احوال کہون کیا کہ جو ہے جامہ دری کا

تن سے ترے ہے چادر مہتاب کی زینت
خورشید کو رتبہ ہوا کیا تاج زری کا

آزردہ نہونا کبھی قاسم سے خبردار
انسان کو ہے اقرار خطائی البشری کا

شہرہ ہے آج کل ترے حسن و جمال کا
جلوہ عیان ہے رخ سے ترے ذوالجلال کا

کیا خوبی تجھکو حق نے عطا کی ہے سربسر
دیکھا نہ آنکھ سے نہ سنا اس کمال کا

کیا وصف ہو بیان ترا اے صنم بھلا
لب بند ہے ہمیشہ بیان قیل و قال کا

دعوا مقابلہ کا کیا ہو نٹھہ سے تجھے
خونین جگر تمام ہوا رنگ لعل کا

ہاں مشک چین و عنبر اشہب ہر ایک پس — بندہ بنا غلام بنا تیرے خال کا
ہے رو سے تیرے کچھ نہیں نسبت کسیطرح — جو رتبہ اوسکا ہے وہ نہیں ہے ہلال کا
تشبیہ ساتھ کسکے دون اے دلربا تجھے — کوئی نہیں زمانہ مین تیرے مثال کا

قاسم تجھے حصول ہو عیش و طرب مدام
پرسان جو ایکبار ہو وہ تیرے حال کا

آج دلبر کو ہم منائین گے — دوست اپنا اوسے بنائین گے
پائن پر اوسکے سر جھکائین گے — اپنی تقصیر بخشوائین گے
رنج کھینچا ہے انتظاری مین — سب حقیقت اوسے سنائین گے
سرگذشت فراق کرکے بیان — خوب روئین گے اور رولائین گے

تا نہ قاسم سے وہ کبھی روٹھے
اوسکو سوگند حق دلائین گے

رات دن ہے تصور ہے تیرا پیش نظر — اے قیامت قامت اے خونریز تیغ ابرو ستمگر
آہ کیا بیرحم ہے مطلق نہیں تجھکو خبر — نام رہتا ہے تیرا ورد زبان شام و سحر
ہفت کشور کو نہ لون اوسکو کرون تجھ پر نثار — گر میسر ہو تیرا دیدار ہو جان اک نثار
دید حاصل ہو نہو در پر ترے اب بیٹھ کے — جوگ سادہا مر مٹے دہونی رمائی عمر بھر
دل ترے دیکھے نہین آتا مرے جیکو قرار — صبر رو رو کی کرون دن رات آہین کھینچ کر
اے صنم تیری حضوری ہو اگر تجکو نصیب — جان و دل سے خاک پا تیری کرون آنکھون پر

مگر اہے یا عجب جل ہے تیرے ہیرو نار گر — شب نہ دل میں ہمیشہ تجھکو رکھتا ہوں گو

کیا دیا اسد نے تجھکو جمال با کمال — مثل تیرے اور دنیا میں نہیں کوئی بشر

سبب سے آیا آنکھ سے دل میں تجھے ای ماہرو — پھر نہ کوئی آج تک تجھسا بشر آیا نظر

درد فرقت سے تیرے ہی دوا ممکن نہیں — شربت دیدار جانان ہے علاج اسکا مگر

قاسم خستہ جگر ہے نیم جان بیمار ہجر
کیا عجب پائے شفا گر لے مسیحا تو خبر

ارے قاسم تجھے اگر دنیا سے گذرنا ہے — عبث یار پشیمانی ندامت سر پہ دھرنا ہے

خدا کی یاد کر چند ہے کہ چندی زیست ہی باقی — کہ آخر ایکدن یہ کارخانہ سب بگڑنا ہے

یہ تیرا مال و دولت کچھ نہ تیرے ساتھ جائیگا — ارے نادان تجھے ناحق بھروسا اسپہ کرنا ہے

وہانکا خوف کر دل میں کہ کیا کیا کچھ ہوئیگا — کہیں جلنا کہیں تلنا کہیں پل سے گذرنا ہے

خوشی کرنا نہیں لازم سنے دشمن کا جو مرنا — کہ اس دنیا ہی فانی سے تجھے بھی ایکدن مرنا ہے

ذرا کچھ حال اپنے گور کا دل میں تصور کر — کہ تجھکو قول ثابت کچھ فرشتوں سے ہی کرنا ہے

تعجب دیکھا یہاں جو ہو کیسا ہمنے کا زمانہ — دغا بازی کہیں حیلہ کہیں لیکر مکرنا ہے

ذرا کر دھیان فعلوں پر کہ کیا اسجا کیا تونے — جو نیکی کی تو بہتر ہے نہیں دوزخ میں پڑنا ہے

برای دولت دنیا تجھے بیفائدہ قاسم
دو روزہ زندگی کیواسطے لڑنا جھگڑنا ہے

تجھے ناحق کوئی لگائے دل — قدر تجھکو نہیں ہے ہائے دل

مین جو یہ جانتا ارے ظالم   کبھی دیتا نہ تجکو ہائے دل

تیرے عاشق جو ہین پریشان ہین   تو نے کسکے نہین ستائے دل

مین وہ بیمار ہون کہ عیسے بھی   کر نہین سکتا ہے دوائے دل

دوستو کچھ نہین نشان باقی   کیا کہون اب مین ماجرائے دل

اک نگہ دیکھنیکا مجرم ہے   ہے بجا ہو جواب سزائے دل

تیری فرقت مین روز و شب دلبر   رنج و غم درد ہی غذائے دل

دل جو دیوے تجھے کوئی اکبار   پھر کبھی پھیر وہ نپائے دل

ہون وہ آفت رسیدہ کوہ ہلے   گر کرون ایکبار ہائے دل

تیرے ناز و ادا کے تیرون سے   کس طرح سے کوئی بچائے دل

مفت قاسم سے لے لیا اوسنے
ہای دن ہای دل ہائے دل

رخ پر نور جو کھلایا تو ہوتا   مہ تابان کو شرمایا تو ہوتا

کبھی اقرار کر کے ہان نہین کا   دل عاشق کو بہلایا تو ہوتا

خوشی سے ناخوشی سے نیک و بد سے   زبان پر کچھ کبھی لایا تو ہوتا

ہمارے دل کے خوش کرنیکو گاہے   تبسم زیر لب لایا تو ہوتا

کبھی تیر نگہ سے کر کے زخمی   بسان مرغ تڑپایا تو ہوتا

تڑپتے دیکھکر ہمکو ستمگر   تمہارے دل مین رحم آیا تو ہوتا

کبھی پیغام ہمکو بھیج کر جان ذرا گھر اپنے بلوایا تو ہوتا
کبھی اچھا برا احوال ہمکو لبون سے اپنے سنوایا تو ہوتا

تمنا ہے یہی قاسم کے دل مین
کبھی کچھہ ہمسے فرمایا تو ہوتا

جب وہ پہلو سے دور ہوتا ہے سخت دل ناصبور ہوتا ہے
خوب ہم جانتے ہین یہ باتین دلبرون کو غرور ہوتا ہے
ساتھ اسکے ہے بعد مرنے کے کچھہ ترحم ضرور ہوتا ہے
مجھسے ہوتا ہے کیون تو آزردہ بندہ سے کیا قصور ہوتا ہے
بحر الفت مین جو پھنسا ڈوبا نہین اوس سے عبور ہوتا ہے
تیرے سنگین دلی سے میرا دل مثل شیشہ کے چور ہوتا ہے
ناگنین زلف دیکھہ کے تیری دل مین سم کا ظہور ہوتا ہے
دیکھہ تجھکو ہر ایک دانشمند احمق و بے شعور ہوتا ہے

آپکے ظلم و جور سے قاسم
جان بلب اب حضور ہوتا ہے

رباعی

ترک جور و جفا کی عادت کر مہربانی وفا کی خصلت کر
دیکھہ سیرت کو اور صورت کو مثل صورت کے اپنی سیرت کر

خیلی وسیله دارد هر یک طفیلهایش — من هم بطفیل عصیان دارم وسیلهایش

انّی ظلمت نفسی فاغفر لی یا الٰهی

یارب بمصطفیٰ و صدیق یار غارش — فاروق حق گذار و عثمان با وقارش
یارب بحق حیدر کو چار مین سه یارش — دارم نه در گه تو آمرزشی بکارش

انّی ظلمت نفسی فاغفر لی یا الٰهی

بر قبر والدینم نازل کنی تو رحمت — بر حال خویش و ستانم با دوام لطفت
در امت رسولم توفیق کن هدایت — از بخشش تو دارم امید روز قیامت

انّی ظلمت نفسی فاغفر لی یا الٰهی

عمری گناه کردم لهو لعب نمودم — نامه سیاه کردم و سود گشت سودم
افسوس و آه کردم هوشم ربود هر دم — قاسم گناه کردم بیهوده بود بودم

انّی ظلمت نفسی فاغفر لی یا الٰهی

وله ایضاً خمسای متفرق

صاحبا کارساز پر تدبیر — جرم من عفو کن صغیر و کبیر
التجایم همین که رب قدیر — من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

ای خداوند هر اسیر فقیر — خالق عالم صغیر و کبیر
بی نیازی ز بندگی حقیر — من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

یا الٰهی توئی علیم و بصیر	جهد طاعت کنند شاه و فقیر
میکنی هرچه خواهی از تقدیر	من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

کرده آنچه بهر ما تقدیر	طاعتم هست برهان تدبیر
چشم دارم ولی باین تقدیر	من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

روز و شب طاعتم پر از تقصیر	با خدا هست باعث تشویر
بی نیاز از چه زین کنم تقریر	من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

ای شهنشاه بی وزیر و مشیر	کارهای تو خالی از تدبیر
عرض قاسم شنو مکن تاخیر	من نگویم که طاعتم بپذیر

قلم عفو بر گناهم کش

تمام

الحمد لله والمنة که فسانهٔ عبرت افزا قصهٔ حیرت انتما یعنی مثنوی حیرت افزا مع غزلیات شاعر خوش بیان شیرین زبان مجد قاسم علی لکهنوی قاسم تخلص مطبع های جناب منشی نولکشور صاحب دام اقباله
مقام لکهنو میں بماه مئی ۱۸۷۵ع موافق ماه جمادی الاولی سنه ۱۲۹۲ هجری چهپی

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان